إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

یوم شنبہ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

| نمبر ۲۶ | ۳ فروری ۱۹۴۰ء | ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | مورخہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ | جلد ۲۸ |
|---|---|---|---|---|


## مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش ۔ کراچی سے ۳۰ ماہ صلح کے خط میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے اہل بیت و خدام بھی خیریت سے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیریت ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نزلہ اور بخار کی تکلیف سے کسی قدر آرام ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ آپ کی بجائے مسجد مبارک میں نمازیں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پڑھاتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دُعائے صحت کی جائے

جناب سید زین العابدین صاحب کو نسبتاً آرام ہے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عدیم المثال محبت

"میں تو سچ کہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ گواہ ہے۔ کہ مجھے اپنی دُشمنی اور اپنی توہین۔ یا عزت اور تعظیم کا تو کچھ بھی خیال نہیں ہے۔ میرے لئے جو امر سخت ناگوار ہے۔ اور ملال خاطر کا موجب ہمیشہ رہا ہے۔ وُہ یہی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کامل اور پاک انسان کی توہین کی جاتی ہے۔ اس صادقوں کے سردار سراسر صدق کو کاذب کہا جاتا ہے۔ یہ امر ہے۔ جو میرے لئے ہمیشہ غم کا باعث رہا ہے۔ اس لئے میں اسی فکر میں رہتا ہوں۔ کہ اس مُردہ پرست قوم کے دجل اور مکر کو کھول کر ایسا دکھا دیا جائے۔ کہ سب کھلا کھلا دیکھ لیں"

### عیسائیوں کے تین ہزار اعتراضات

"میں سولہ سترہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا ہوں۔ اور ان کے اعتراضوں پر غور کرتا رہا ہوں۔ میں نے اپنی جگہ ان اعتراضوں کو جمع کیا ہے۔ جو عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ ان کی تعداد تین ہزار کے قریب پہنچی ہوئی ہے۔ لیکن جب میں ان لوگوں کے اعتراضوں کو پڑھتا ہوں۔ جو میری ذات کی نسبت کرتے ہیں۔ تو میں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں۔ کہ ابھی ان اعتراضوں میں پورا کمال نہیں ہوا۔ کیونکہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر جب اسی قدر اعتراض کئے گئے ہیں۔ تو ہم مخالفوں کا منہ کیونکر بند کر سکتے ہیں"

### اسرار آسمانی

"بہت سے اسرار اور انوار ہیں۔ جو مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ اگر میں ان کو بیان کروں۔ تو خاص آدمیوں کے سوا جو صحبت میں رہتے ہیں۔ باقی حیران رہ جائیں پس ان لوگوں کو دیکھ کر حیرت اور رونا آتا ہے جو کسی صادق کی پاک صحبت میں نہیں رہے"

### تمام وساوس ناقص معرفت کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں

"اکثر لوگوں کے خطوط آتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے ہم سے یہ سوال کیا۔ اور ہم اس کا جواب نہ دے سکے۔ ایسی حالت میں انسان کچھ مذبذب اور کمزور ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو۔ آئے دن وساوس میں پڑنا ناقص معرفت کا نتیجہ ہوتا ہے معرفت تو ایسی شے ہے۔ کہ انسان فرشتوں سے مصافحہ کر لیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ معرفت جیسی کوئی طاقت نہیں ہے۔ پرندے کہاں تک اڑ کر جاتے ہیں۔ لیکن معرفت والا انسان ان سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ اور بہت دور پہنچ جاتا ہے۔ پس اصل مدعا یہی ہے کہ ہمیں وُہ یقین حاصل کرنا چاہیئے جو اطمینان کے درجہ پر پہونچا دیتا ہے۔ بدوں اس کے انسان بالکل اُدھورا اور ناقص ہے اور اس کی ترقی کے دروازے بند ہیں" (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۶)

## ایک مخلص احمدی کی وفات

چوہدری غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گولیکی (گجرات) ۲۸ جنوری ۱۹۴۰ء کو نمونیہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری صاحب جب میں لوئر پرائمری میں پڑھتا تھا۔ پانچویں جماعت میں تھے۔ مچھلی وغیرہ کے شکار کا بہت شوق تھا جو آخری عمر تک رہا۔ ایک اچھے کھاتے پیتے زمیندار گھرانے کے فرد تھے۔ گو تعلیم مدرسہ کے بعد کچھ دینیات کی کتابیں اور قرآن مجید پڑھا۔ اور طبیعت کا رجحان بجائے کاشتکاری میں اپنے ہاتھ سے حصہ لینے کے تجارتی کاروبار کی طرف تھا۔ اس لئے جب گولیکی سے دو تین میل کے فاصلہ پر موضع خانکی میں نہر اپر چیناب کا ہیڈ اور نہر جہلم کا مقام اتصال بننے لگا تو وہاں کام کرنے لگے۔ پہلے تو مزدوروں کے میٹ تھے پھر خود ٹھیکے لینے لگے اور یوں پھر ٹھیکیداری ہی بطور پیشہ اختیار کر لی اور زمینداری بھی خاصی تھی۔ والد ماجد مولانا امام الدین صاحب کے شاگرد تھے ان کے زیر اثر احمدیت قبول کر لی۔ اور اس میں بہت حد تک اپنے اخلاص سے ترقی کی۔ ان کی انتظامی قابلیت اور رسوخ کے ظاہر ہونے کا وہ وقت تھا جب ۱۹۲۵ء میں قبلہ ام والد بزرگوار ہجرت کر کے دارالامان چلے آئے۔ ضرورت تھی ایک ایسے شخص ہو جو مختلف طبائع و مذاق و مدارج کے لوگوں کو متحد رکھے اور دارالامان سے جس قدر تحریکات نافذ ہوں ان پر عمل درآمد کرا سکے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے انہی کو امیر جماعت منظور فرمایا اور یہ عمدگی سے اپنا فرض ادا کرتے رہے احمدیوں کی مخالفت میں جب کوئی تحریک اٹھی تو انہوں نے اپنے اثر سے اسے مٹا دیا اور جماعت کے باہمی تنازعات اگر کبھی کوئی ہوئے تو ان کو بھی طے کرانے میں اپنی وجاہت اور سلامت روی سے مدد دی۔ ان کی مخالفت بھی ہوتی تھی۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ گذرا رات کو ان پر حملہ ہوا اور وہ زخمی ہو گئے۔ مارنے والے اپنی طرف سے کام تمام کر گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ اس جلسہ پر آئے تھے۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد مجھ سے بھی ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا سال میں دو تین بار ضرور آیا کریں کہنے لگے جی تو چاہتا ہے یہیں رہوں مگر حالات کچھ ایسے ہیں کہ مجبور رہوں اور اب تو سفر آخرت کی تیاری ہے۔ دعا کی ضرورت ہے۔ آج ایک ماہ بھی پورا نہیں گذرا کہ ان کی وفات کی خبر ملی۔ اللہ تعالیٰ جنات فردوس میں بلند مراتب دے اور ان کے پس ماندوں علی الخصوص ان کے بیٹے عزیز غلام حیدر صاحب کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ (راکمل عفا اللہ عنہ)

## آئندہ سال ۱۹۴۰-۴۱ء کے بجٹوں کی تشخیص فوراً کیجائے

نظارت بیت المال کی طرف سے آئندہ سال کے بجٹوں کی تشخیص کے لئے جماعتوں کو تشخیص فارم بھجوائے گئے ہیں۔ عہدیداران مال و پریذیڈنٹ صاحبان براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ فوراً تشخیص کر کے نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ مجلس مشاورت کے لئے طبع ہونے والے بجٹ میں جماعتوں کے نئے مشخصہ بجٹ درج ہو سکیں۔

بجٹ بعد تکمیل ۱۰ فروری ۱۹۴۰ء تک نظارت ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

## ضرورت مدرس

ایک پبلک پرائمری سکول میں ایک جے۔ وی پاس مدرس کی ضرورت ہے تنخواہ ۲۰/- روپے ماہوار ہوگی۔ خواہشمند احباب درخواستیں فوراً نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ناظر امور خارجہ



## وصیت نمبر ۲۶۲۸

میں غلام فاطمہ زوجہ محمد الدین احمدی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بنگہ ڈاکخانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد بصورت مہر مبلغ ۳۲ روپے اور بصورت نقد مبلغ ۶۸ روپے کل مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اور اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری اور کوئی جائداد نہیں۔ لہذا اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

العبد:- نشان انگوٹھا غلام فاطمہ مذکور نزیل قادیان

گواہ شد:- خاکسار محمد الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد:- احقر فضل الدین احمدی بنگوی عفی عنہ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر نزیل قادیان دارالامان ۲۵/۱۲/۳۴

## ایم۔بی گرلز مڈل سکول لائلپور کیلئے ہیڈ مسٹرس کی ضرورت

ایم۔بی گرلز مڈل سکول لائل پور کے لئے ایک بی۔اے۔بی ٹی ہیڈ مسٹرس کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۱۰-۵-۱۳۵ ہوگا۔ چھ ماہ بطور امتحان کام کرنا ہوگا۔ ایم۔بی گرلز مڈل سکول کی حدود کے اندر مکان بغرض رہائش مفت دیا جائے گا۔

درخواستیں مع اسناد۔ ا فروری ۱۹۴۰ء کو یا اس سے قبل مجھے مل جانی چاہئیں۔

**سکرٹری میونسپل کمیٹی لائلپور**

## "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ"

## "پچاس ۵۰ روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں"

احباب کرام کے سامنے ایک نہایت مبارک اور مفید تجویز پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر احمدی گھرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام نیز بزرگان سلسلہ کی کتب کی ایک مستقل لائبریری قائم کی جائے۔ روحانیت کا یہ خزانہ نسلاً بعد نسل کام آتا رہے گا۔ اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں تعلیم احمدیت کو تر و تازہ رکھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوگا۔ اور احباب کرام ان کتب کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو بھی پوری کر سکیں گے۔

**حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش** فرمایا "ہر وقت یہ امر ہماری مدنظر رہنا چاہئے کہ جبھی ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جاویں اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں"۔ نیز فرمایا "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے"۔

**حضرت خلیفہ اولؓ کی خواہش** فرمایا: "حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میرا سارا مال اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جاوے تو میں مراد کو پہنچ گیا"۔

**حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا فرمان** فرمایا "جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں جب تک کہ سلسلہ سے کما حقہٗ واقفیت نہ پیدا ہو"۔ امید ہے کہ ان اقتباسات کو پڑھ کر اس مبارک تجویز پر عمل کرنے سے کوئی دوست کوتاہی نہیں کریگا۔

**مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوا مل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوا مل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

والسلام خاکسار پرائیویٹ سکرٹری۔





## چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

**معجون مبارک** } جو دماغ اور بصارت کیلئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر

**سفوف نور** } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے قیمت ۱۵ خوراک سوا روپیہ۔

**معجون دلشاد** } باہر صفت موصوف جیسی نیت ویسی مراد نئی طاقت اعصابی کمزوری دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے جسم میں پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک ۱۵ نی، تو قیمت تین روپے

**سفوف نشاط** } یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو۔ ان کیلئے بہت مفید ہے قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپے

**معجون روشن دماغ** } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۱۵ خوراک ۲؍ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

**اکسیر بواسیر** } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں ان کی ماتاؤں کو چاہئے۔ کہ ایام حمل کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ ۸؍

المشتہر (لالہ) **ملاوا مل حکیم بڑا بازار قادیان**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**برلن** ۳۱ جنوری۔ گذشتہ شب نازی اقتدار کی سالگرہ پر ہٹلر نے ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ برطانیہ جنگی مقاصد وضع کرنے میں پوری طرح ماہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک نیا یورپ وجود میں لائیں گے جس میں پورا پورا انصاف ہوگا۔ لیکن یہ سب بیہودہ اور دور از کار باتیں پہلے بھی بہت دفعہ کہی جا چکی ہیں۔ گذشتہ پندرہ سال میں انحادیوں کا انجیلی معاہدہ وارسائی تھا۔ لیکن اب وہ اصل انجیل کی ورق گردانی کرنے لگے ہیں مسٹر چیمبرلین مقدس رہنما کی طرح جنگی مقاصد کا اعلان کرتا ہے۔ لیکن اس سے مجھے یا د شیطان یاد آتا ہے۔ جو بغل میں مذہبی کتب دبائے ہو۔ ہماری جنگی تجاویز کی اب دشمن نقل کر رہے ہیں۔ ہمارے اسلحہ ساز کارخانے پروگرام کے مطابق چل رہے ہیں ہم اپنے حقوق حاصل کئے بغیر ہرگز صلح نہیں کریں گے برطانوی قوم کا تمام روئے زمین پر قبضہ اب گوارا نہیں کیا جا سکتا۔

**لنڈن** ۳۱ جنوری۔ آج برطانوی وزیر اعظم نے ایک پبلک تقریر میں کہا کہ بہت عرصہ بعد ایک جرمن یوبوٹ نے برطانوی جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا ہے۔ لیکن اسے تباہ کر دیا گیا ہوائی جہازوں کی تیاری پر آج ۱۹۳۶ء کی نسبت سات گنا زیادہ مزدور کام کر رہے ہیں ہماری بحری طاقت نہ صرف برطانوی ابلکہ غیر جانبدار ممالک کے تجارتی جہازوں کی حفاظت کے لئے کافی ہے۔ اس وقت ہمارے پاس ساڑھے بارہ لاکھ مسلح فوج موجود ہے۔

**ہیلسنکی** ۳۱ جنوری۔ فن لینڈ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے روسیوں نے پھر وسطی حصہ میں جنگ شروع کر دی ہے۔ پہلے ایک مرتبہ اس کوشش میں وہ سخت زک اٹھا چکے ہیں۔ فنوں نے روسی ریل گاڑیوں پر اس قدر بمباری کی۔ کہ ان کے پرزے اڑ گئے۔

**ٹوکیو** ۳۱ جنوری۔ مانچوکو اور بیرونی منگولیا کے سلسلہ میں روس اور جاپان میں ایک عارضی صلح کے بعد اس جھگڑے کو مستقل حل کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ جسے اب توڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کوشش میں کامیابی نہیں ہو سکی۔

**دہلی** ۳۱ جنوری۔ گاندھی جی یہاں پہنچ گئے۔ غالباً ۱۰ فروری تک ٹھہریں گے اور تیسری بار وائسرائے سے بھی ملیں گے مسٹر جناح کو بھی وائسرائے نے بلایا ہے اور وہ بھی عنقریب یہاں پہنچ رہے ہیں۔

**پیرس** ۳۱ جنوری۔ محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ فرانسیسی بیڑے نے جرمنی جانے والے بارہ جہاز روکے۔ اور ان میں سے ۲۱ ہزار ٹن مال پر قبضہ کر لیا۔ آغاز جنگ سے اب تک فرانسیسی بیڑہ ۶۰۶ ۲ جہاز روک کر ۲۵ لاکھ ۴ ہزار ٹن مال پر قبضہ کر چکا ہے۔

**برسلز** ۳۱ جنوری۔ حکومت بلجیم نے فن لینڈ کو ۲ لاکھ فرانک قرضہ دینے کی منظوری دے دی ہے۔

**بلگریڈ** ۳۱ جنوری۔ یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بلقانی ریاستوں کو کسی قسم کا خطرہ درپیش نہیں۔ اس وقت جو افواہیں پھیل رہی ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔ بلقانی ریاستوں کا اقتصادی اتحاد بہت ضروری ہے۔

**لنڈن** ۳۱ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اس وقت تک ۸۳۸ ۴ جہازوں نے اتحادی بیڑے کی حفاظت میں سفر کیا۔ جن میں سے صرف پندرہ غرق ہوئے۔ باقی سلامت منزل پر پہنچ گئے

**ٹوکیو** ۳۱ جنوری۔ آج برطانوی سفیر نے جہاز اساما رو کے واقعہ کے سلسلہ میں جاپانی وزیر خارجہ سے ایک گھنٹہ ملاقات کی۔ کل پھر ملاقات ہو گی۔

**لنڈن** ۳۱ جنوری۔ آج دارالعوام میں برطانوی وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ کل سے تجارتی جہازوں کی تعمیر کا کام بھی بحری محکمہ کے سپرد ہو جائے گا

**لنڈن** ۳۱ جنوری۔ ہٹلر کی کل والی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی پریس نے لکھا ہے کہ یہ تقریر گیدڑ بھبکیوں دھمکیوں اور نفرت انگیزی کا مرقع ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہٹلر سراسیمہ ہو رہا ہے اٹلی کے اخبارات نے تبصرہ نہیں کیا۔

**زیورچ** ۳۱ جنوری۔ جرمنی کا ایک مشہور کارخانہ دار جو وہاں شاہ فولاد سمجھا جاتا ہے۔ روس سے جرمنی کے اتحاد کی وجہ سے ناراض ہو کر سوئیٹزرلینڈ بھاگ گیا ہے حالانکہ وہ ہٹلر کا دست راست تھا۔ جرمنی کی حکومت نے اس کے خلاف ایک بین الاقوامی وارنٹ جاری کیا تھا لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت سوئیٹزرلینڈ اسے حوالہ کرنے سے انکار کر دے گی۔ وہ اسے سیاسی پناہ گزین قرار دے رہی ہے۔

**دہلی** ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیرستان کا انتظام عنقریب فوجی حکام کے سپرد کر دیا جائے گا۔ گورنر سرحد اس سلسلہ میں اسی ہفتہ وائسرائے سے ملیں گے اور اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو بھی حکومت سخت تعزیری اقدامات اختیار کرے گی۔ اور مصالحانہ پالیسی کو ترک کر دے گی۔

**لنڈن** ۳۱ جنوری۔ ایک سکاٹ لینڈ کے ساحل کے قریب ڈنمارک کا ایک ۴ ہزار ٹن کا جہاز غرق ہو گیا

آج جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں جنگی پالیسی پر بحث ہوئی جنرل سمٹس وزیر اعظم نے کہا کہ یہ ملک ہر حالت میں برطانیہ کا ساتھ دیگا۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ ہٹلر جنوبی افریقہ پر ضرور حملہ کرے گا۔ اور اگر ہم برطانیہ سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور اس کا بیڑہ ہماری حفاظت کی ذمہ داری نہ لے۔ تو یہ ملک بچ نہیں سکے گا۔

جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ان کے طیاروں نے کل سکاٹ لینڈ کے مشرقی ساحل پر حملہ کر کے سات مسلح برطانوی جہاز غرق کر دیئے۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ کوئی مسلح جہاز غرق نہیں ہوا۔ جرمن طیاروں کی بمباری معمولی تجارتی اور ماہی گیر جہازوں تک محدود رہی ہے۔ اور انہیں بھی وہ کوئی قابل ذکر نقصان نہیں پہنچا سکے۔

جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے بحری اڈہ ہیلیگولینڈ میں سب میرینوں کی تعداد بہت بڑھا دی گئی ہے۔ اور بحری استحکامات مضبوط تر کر دیئے گئے ہیں۔

**ٹوکیو** ۳۱ جنوری۔ جاپانی جہاز ران کمپنی نے جس کے ایک جہاز سے جرمن پناہ گزین اتار لئے گئے تھے۔ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ حکومت جاپان کی پالیسی پر عمل کرتی ہوئی جرمن مسافروں کو اپنے جہازوں پر جگہ دینے سے انکار نہیں کرے گی۔ پہلے جو خبر شائع ہوئی تھی۔ صحیح نہیں۔

**لنڈن** ۳۱ جنوری۔ آج پارلیمنٹ میں ترکی کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ ۳۳ ہزار پاؤنڈ کا ضمنی مطالبہ زیر پیش ہوا۔ ایک لاکھ پونڈ پولش اور دس ہزار پونڈ سپینی پناہ گزینوں کے لئے منظور کئے گئے۔

آج دارالامرا میں گورنمنٹ آف انڈیا اینڈ برما ایکٹ کا ترمیمی بل منظور ہو گیا۔ ازاں بعد ملک معظم نے بھی اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

**اوکاڑہ** ۳۱ جنوری۔ گندم حاضر ڈڑہ ۶/۲/۳ عمدہ ۵۹۱/۶/۵/۳ گوجرہ میں دڑہ ۱/۱/۳ عمدہ ۵۹۱/۶/۴/۳ گھی ۸/۴۴/۳ جڑانوالہ میں گھی ۴۲/۴۰/۔ لائل پور میں گڑ ۴/۴/۲ سے ۱۲/۴/۔ سیک شکر ۵/۴/۲ سے ۵/۴/۔ تک کپاس دیسی ۸/۱/۔ نرما ۹/۸/۔ روئی امریکن ۴/۴/۲ امرتسر میں سونا ۴۳/۴/۴ چاندی دیسی ۵۸/۔ پونڈ ۷/۔ بمبئی میں سونا ۴۲/۳/۴

**بمبئی** ۳۱ جنوری۔ سر آغا خان ہندوستان آ رہے ہیں۔ اور قاہرہ پہنچ چکے ہیں۔



مطبعہ انجمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

# ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

### صدر انجمن کے ممبر کس طرح بنائے گئے

سلسلہ کے اخبارات کے جوبلی نمبروں میں عاجز راقم نے اس عنوان پر مضامین دیئے۔ کہ اس زمانہ کا سب سے بڑا آدمی کون ہے۔ ہر ایک اخبار کے واسطے مضمون جداگانہ رنگ میں خاص اس اخبار کے لئے لکھا گیا۔ اور اخباری کالموں کی گنجائش کے لحاظ سے وہ سب مضامین مختصر تھے۔ انہی ایام میں عزیز مکرم صوفی عبد القدیر صاحب نے نہایت محنت اور عرقریزی سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خداداد عزت وعظمت کے علمی کارنامے انگریزی زبان میں ایک کتابی صورت میں شائع کر دیئے۔ گویا میرے مقصد کو علمی دلائل کے ساتھ بین طور پر واضح کر دیا۔ مضامین کی خوبیوں کے ساتھ انگریزی ایسی سلیس اور فصیح ہے۔ کہ جب انسان اسے پڑھنا شروع کر دے تو ختم کرنے کے بغیر چھوڑ نہیں سکتا۔ کتاب ہر طرح سے قابل قدر اور انگریزی خوانوں کے درمیان کثرت سے شائع کرنے کے لائق ہے۔ ایک چھوٹی سی تاریخی غلطی اس میں درج ہو گئی ہے۔ جس کی اصلاح ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ خلافت اولیٰ کے ایام میں صدر انجمن احمدیہ کے ممبر مقرر ہوئے تھے مگر یہ بات درست نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے قیام کے وقت جو چودہ ممبر مقرر ہوئے تھے۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا نام اپنے قلم مبارک سے درج فرمایا تھا۔ پہلے ایک فہرست خواجہ کمال الدین صاحب نے بناکر اندرون خانہ حضور کی خدمت میں بھیجی تھی۔ اور اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک فہرست ممبران کی لکھ کر باہر خواجہ صاحب کے پاس بھیجی تھی۔ اس دوسری فہرست میں حضرت فضل عمر کا نام تھا۔ دونوں فہرستوں سے نام لے کر پھر چودہ ناموں کی فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظور فرمائی تھی۔ ہاں جب حضرت مولوی نور الدین صاحب جو صدر انجمن کے پریذیڈنٹ تھے خلیفہ وقت ہو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ اب میرا مقام خدا تعالےٰ نے صدر انجمن کی ممبری یا صدارت سے بالا کر دیا ہے۔ اس لئے اب میری جگہ صدر انجمن کا۔ پریذیڈنٹ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بنایا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

## احباب وی پی ضرور وصول کرلیں

جن احباب کے اسمائے گرامی الفضل مورخہ ۳۰ ماہ صلح ۱۳۱۹ہش مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۰ء و یکم ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش مطابق یکم فروری ۱۹۴۰ء میں شائع کئے گئے ہیں۔ انکی خدمت میں ۱۰ ماہ تبلیغ مطابق ۱۰ فروری کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ان تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس تاریخ سے قبل اپنا چندہ ارسال فرما دیں۔ یا ادائیگی کے متعلق اطلاع دے دیں۔ تا ان کے وی پی روکے جاسکیں۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دوست چندہ کی ادائیگی میں یا اطلاع دینے میں سستی کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے نام وی پی کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن وہ انہیں واپس کر دیتے ہیں۔ اور بعد میں رقم ارسال کرتے ہیں۔ اس طرح گویا وہ نہ صرف دفتر کا نقصان کرتے ہیں۔ بلکہ خواہ مخواہ پریشانی کا موجب بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس بارے میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ اس وقت کاغذ کی سخت گرانی کے باعث ہماری مشکلات حد سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ احباب کو انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے ہر طرح کا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور امداد دینی چاہیئے۔

(مینیجر الفضل)

# اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا** (۱) بابو عبد الغنی صاحب چیف گڈس کلرک کالکا کی لڑکی ممتاز خانم بیمار ہے (۲) قاضی نور الدین صاحب گولیکی کی لڑکی نعیمہ بیگم صاحبہ سخت بیمار رہیں۔ (۳) مولوی ابو الفضل صاحب محمود قادیان کا بچہ ابو النصر محمود بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

**اعلانات نکاح** (۱) ۱۸ جنوری ۱۹۴۰ء کو محمد ہاشم خان ولد محمد اکرم خان درانی سکنہ چارسدہ ضلع پشاور کا نکاح مسماۃ جمیلہ دختر مولوی محمد الیاس صاحب کے ساتھ بمقام مستونگ علاقہ ریاست قلات بلوچستان بہ تقرری ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا گیا۔ نیز دانشمند خان کی لڑکی امۃ الکریم کا نکاح محمد حسن خان ولد محمد اکرم خان درانی سکنہ چارسدہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد اکرم احمدی چارسدہ ضلع پشاور (۲) رضیہ بیگم دختر میاں سراج الدین صاحب سکنہ پلیور کلاس والا کا نکاح ۱۳ جنوری بابو عطاء اللہ صاحب پوسٹل کلرک میرپور خاص سے مولوی محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کھیوہ کلاس والہ نے بعوض مبلغ چار صد روپیہ مہر پڑھا۔ خاکسار خادم علی احمدی از کلاس والہ (۳) میری لڑکی محمودہ بیگم کا نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء کو محمد سلیم پسر شیخ محمد اکبر صاحب حاجی پورہ شہر سیالکوٹ سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار رشید عالم بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گولیکی ضلع گجرات (۴) ۲۲ جنوری مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل نے عظیم الدین صاحب ابن مولوی غازی الدین صاحب آف پونا کا نکاح مسماۃ خیر النساء بیگم صاحبہ دختر شیخ عبد اللہ صاحب آف احمد آباد گجرات کاٹھیاواڑ کے ساتھ مبلغ پانصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ خاکسار محمود احمد عرفانی (۵) مرزا احمد حسن صاحب کی لڑکی امۃ الرحمٰن کا نکاح بعوض پانصد روپیہ مہر مفتی محمد اسحاق صاحب ولد میاں محمد دین صاحب سکنہ کنجاہ کے ساتھ میں نے پڑھا۔ خاکسار امیر الدین از گجرات

**ولادت** (۱) منشی نور احمد صاحب کارکن لنگر خانہ قادیان کے ہاں ۱۷ جنوری کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نعیم احمد نام تجویز فرمایا (۲) ماسٹر نور احمد صاحب اہم گڑھ سرداراں ضلع لدھیانہ کے ہاں ۱۹ جنوری کو لڑکا پیدا ہوا۔ (۳) ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب ریلوے ہسپتال وزیر آباد کے ہاں ۱۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محمد عیسیٰ نام تجویز فرمایا۔ (۴) غلام رسول صاحب سیالکوٹی کلرک چیف اکونٹس آفس ریلوے لاہور کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ (۵) سید عبد الحکیم صاحب گھٹیالیاں ضلع گجرات کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ مبارک کرے

**شکریہ** بابو شریف احمد صاحب لاہور نے ازراہ مہربانی مجلس خدام الاحمدیہ وزیر آباد کو احمدیہ لائبریری جاری کرنے کے لئے پچاس روپے عطا فرمائے ہیں۔ جس کی کتابیں وغیرہ خرید کی گئی ہیں۔ تمام ممبران خدام الاحمدیہ ان کا اس عطیہ کے بارے میں شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خاکسار غلام حسین سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ وزیر آباد

**دعائے نعم البدل** (۱) قاضی محمد نور الدین صاحب گولیکی کی نوزائیدہ نواسی فوت ہو گئی ہے (۲) ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن مولوی محمد الدین صاحب تہال (گجرات) کی لڑکی بعمر سوا سال فوت ہو گئی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّـــــاصِرُ

# مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ سال ششم کے وعدوں کے لکھوانے کی مدت قریب الاختتام ہے۔ یہ سال دس سالہ تحریک کے نصفِ آخر کا پہلا سال ہے۔ اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور احباب کو چاہیئے۔ کہ اس وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے خاص توجہ سے نئے وعدے کرنے اور سابق وعدوں کو پُورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:۔

۱۔ آپ لوگوں نے خلافت جوبلی کی تقریب منا کر اور احمدیہ جھنڈے کی تجویز کر کے خدمتِ اسلام کا ایک نیا عہد کیا ہے جو آپ کے مونہہ نے کہا۔ آپ کا عمل اس کے مطابق۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہیئے۔

۲۔ دُنیا اس وقت ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے جس کے اسباب مٹا دی ہیں۔ ایک مومن کو ان لوگوں کی قُربانیوں کو دیکھ کر غیرت میں آنا چاہیئے۔ اور اُن سے بڑھ کر قربانیوں کا نمُونہ دکھانا چاہیئے۔

۳۔ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ آگے پڑتا ہے۔ ہر وُہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وُہ اس سے زیادہ وعدہ کرے اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا۔ یا ادا نہیں کیا۔ اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے کہ وہ اب وعدہ کرے یا پہلے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے

۴۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وُہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشاعتِ اسلام کی مستقل عمارت کی بُنیاد رکھتے ہیں۔ اور جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دُنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے۔



۵۔ ہماری اولادیں خدا انہیں نیک کرے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے لئے بُری یادگار ہوں۔ لیکن یہ یادگار وُہ ہے۔ کہ ہمیشہ ثواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں۔ کہ اس یادگار کے طفیل اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے۔

۶۔ پس اے دوستو مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر یہ دن پھر نہ آئیں گے۔

۷۔ آج خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ کل خدا جانے کیا حال ہوگا۔ پس ہمت کرو اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمت سے بڑھکر حصہ لیکر ثوابِ دارین حاصل کرو

۸۔ یہ نہ انتظار کرو۔ کہ دوسرے آگے بڑھیں۔ تو قدم اُٹھاؤ گے۔ اگر آپ کے عہدہ دار سُست ہیں۔ تو خود ہی وعدہ لکھ کر بھجوا دیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ دوسروں کے ثواب میں بھی حصہ دار ہو جائیں۔

۹۔ تحریک جدید کے عہدہ داروں کو اپنی ذمہ واری کا احساس چاہیئے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی کے ایام میں سے ان چند ایام کو تو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دیں۔

۱۰۔ یاد رہے۔ کہ وعدہ لکھوانے کی آخری مدت ہندوستان کیلئے ۱۵ فروری ہے۔ اور وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری مدت ۱۶ فروری ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار مِرزا محمُود احمد

۳۰/۱/۴۰

# جماعت احمدیہ شملہ نے خلافت ثانیہ سے کس طرح وابستگی اختیار کی

از خان صاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال

(۱)

## سر کردہ غیر مبائعین کا خلافت اولیٰ میں رویہ

حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں بعض عمائد غیر مبائعین مثلاً خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب، مولوی صدر الدین صاحب وغیرہ نے بعض بڑے بڑے شہروں میں پھر کر لیکچر دینے شروع کئے۔ ان شہروں میں شملہ بھی شامل تھا۔ وہ کئی دفعہ شملہ آکر لیکچر دیا کرتے تھے۔ اس وقت عام طور پر جماعت میں امراء و پریذیڈنٹ نہ ہوتے تھے۔ اور نہ سوائے سیکرٹری کے کوئی اور عہدہ دار تھا۔ عموماً سیکرٹری ہی سب کاموں کا ذمہ وار ہوتا تھا۔ شملہ میں میں سیکرٹری تھا۔ ان دوروں میں ان عمائد کی دو خصوصیات تھیں۔ اول یہ کہ ان کے لیکچر احمدیت کے متعلق نہیں ہوتے تھے بلکہ عام مضامین پر ہوتے تھے۔ اور علم مضامین میں بھی اگر کوئی موقعہ احمدیت کے ذکر کا ہوتا تو وہ اس سے بچتے۔ خواجہ صاحب مرحوم کہا کرتے تھے۔ کہ میں احمدیت کا نام اس لئے نہیں لیتا۔ کہ احمدیت کے نام سے لوگ بدکتے ہیں۔ میں عام مضامین سنا کر سفر مینا کا کام کرتا ہوں۔ یعنی لوگوں کو احمدیت کے لئے تیار کرتا ہوں۔ تا کہ بعد میں جو لوگ احمدیت کی تبلیغ کریں۔ ان کو کامیابی حاصل کرنے میں آسانی ہو لیکن میں ہمیشہ کہا کرتا۔ کہ دین کے معاملہ میں ایسی پالیسی کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہم ایسے لیکچر چاہتے ہیں۔ جن میں احمدیت کا ذکر نہ ہو۔ علاوہ ازیں ہم نے دیکھا ہے۔ کہ جہاں جہاں آپ نے سفر مینا کا کام کیا۔ وہاں کوئی بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر بڑی مشکل سے یہ لوگ اس بات پر رضامند ہوئے اور انہوں نے احمدیت پر بھی ایک دو لیکچر دیئے۔ ایک دفعہ ان کے ساتھ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بھی گئے ہوئے تھے۔ ان دنوں وہ لاہور میں جماعت احمدیہ کے امام الصلوٰۃ تھے۔ اور انکا بھی لیکچر ہوا۔ انہوں نے بڑے زور شور سے احمدیت کی تبلیغ کی۔ نتیجہ وہی ہوا۔ جس کا ان لوگوں کو ڈر تھا۔ یعنی لوگ کم آئے اور جو آئے ان میں سے بعض نے ان لیکچروں کو پسند کیا۔ لیکن جو لوگ عام مضامین سننے کے عادی ہو چکے تھے انہوں نے اظہار ناراضگی کیا۔ خواجہ صاحب کو یہ بات نہایت ناگوار گزری۔ اور ان کی یہ کوشش رہی۔ کہ کوئی ایسا مضمون بیان کیا جائے۔ جس سے ہندو مسلمانوں کو دلچسپی ہو۔ چنانچہ جس دن یہ سارے عمائد قیام کے بعد لاہور کو واپس جا رہے تھے۔ اس دن بھی راستہ میں خواجہ صاحب نے چاہا۔ کہ پھر واپس جا کر ایک دن کسی خاص مضمون پر لیکچر دیں۔ اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو بھی ترغیب دی۔ مگر انہوں نے کہا کہ جانے دیں پھر کبھی دیکھا جائے گا۔

دوسری خصوصیت یہ تھی۔ کہ یہ لوگ باتوں باتوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ذکر چھیڑ دیتے۔ اور بظاہر تعریف کر کے یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے۔ کہ وہ لیڈر بننے کے اہل نہیں۔ ان کی ان کارروائیوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ان کو خوف تھا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد وہ خلیفہ ہو جائیں گے۔ اور گو پہلے بھی ان کو جماعت میں خاص رسوخ حاصل تھا۔ پھر بھی انہوں نے دورہ کر کے جماعت میں اپنے رسوخ کو بڑھانا چاہا اور ساتھ ہی یہ بھی کوشش کرتے رہے۔ کہ لوگوں کے دلوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی محبت کم کر کے ان کی عزت گھٹائیں۔ مجھے چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بعض حالات معلوم تھے۔ اور مجھے آپ سے محبت تھی اس لئے میں ان لوگوں کی باتوں کو پسند نہیں کرتا تھا۔ اور ہمیشہ ان کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے میرے سامنے ایسی باتیں کرنی ترک کر دیں۔ میری عدم موجودگی میں دوستوں سے کرتے۔ اور جب میں آتا تو خاموش ہو جاتے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت شملہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کبھی کبھی تبدیلی آب وہوا کی غرض سے شملہ بھی جایا کرتے تھے۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ سب سے پہلے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ۱۹۰۷ء میں تشریف لے گئے تھے۔ کیونکہ میرے پاس حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کا لکھا ہوا ایک خط موجود ہے جس میں لکھا ہے۔ "حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب چار پانچ آدمیوں کے ساتھ شملہ آتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ ایسا کریں۔ . . . . . ان کے واسطے رہائش اور آسائش کا انتظام مناسب کر دیں" اور اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے دست مبارک کا لکھا ہوا یہ فقرہ ہے۔ کہ "میری طرف سے مخلص دوستوں کو تاکید کر دیں کہ مکان وغیرہ آرام و اسباب میرے لڑکے محمود احمد کے لئے میسر کر دیں۔"

(دستخط) مرزا غلام احمد

حضرت خلیفہ ثانی کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ جب کبھی شملہ جاتے تو دوستوں کو بھی تبلیغ کے لئے اکساتے رہتے تھے اور اشتہارات کا لکھنا اور کاپیاں چھپوانا اس قسم کے سب کام اپنے ہاتھ سے کیا کرتے

## الفضل اور پیغام صلح کی اشاعت

جب غیر مبائعین نے اخبار "پیغام صلح" جاری کیا۔ تو بہت سے دوستوں نے اسے خریدنا شروع کر دیا۔ اسی دوران میں حضرت خلیفہ ثانی نے اخبار الفضل نکالا۔ اس وقت جو اختلاف لاہوری ارکان اور حضرت خلیفہ ثانی کے درمیان تھا اس کا علم شملہ کی جماعت کو بھی ہو چکا تھا۔ اور اس کا اکثر چرچا رہتا تھا۔ مگر یہاں کی جماعت کے اکثر دوست خواجہ صاحب وغیرہ کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے الفضل کا خریدنا منظور نہ کیا۔ اتنے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تشریف لے آئے یہ ۱۹۱۳ء کی بات ہے۔ میرا قاعدہ تھا کہ جب کبھی آپ شملہ آتے تو میں جماعت کی ایک میٹنگ ضرور آپ کے مکان پر آپ کی موجودگی میں کیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس دفعہ بھی میں نے ایک میٹنگ آپ کے مکان پر کی۔ اور اس میں دیگر امور کے علاوہ "الفضل" کی خریداری کا معاملہ بھی پیش کیا۔ بعض لوگوں نے بُرا منایا۔ مگر کچھ آپ کے لحاظ سے اور کچھ ہمارے کہنے سننے سے۔ کہ جب تک دونوں اخبار نہ پڑھے جائیں مخالف خیالات کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ اور نہ ان سے صحیح نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے لئے خریداری منظور کر لی۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے گفتگو

انہی ایام میں میں نے ایک دفعہ آپ سے آئندہ خلیفہ کے متعلق ذکر چھیڑا اور عرض کیا۔ کہ خواجہ صاحب وغیرہ آپ سے ناراض کیوں رہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس وجہ سے وہ مجھ سے خفا ہیں۔ البتہ کچھ عرصہ سے میں دیکھ رہا تھا۔ کہ انہوں نے میرے متعلق کچھ ہتک آمیز رویہ اختیار کیا ہوا ہے ملاقات کے موقعہ پر میں اکثر انہیں پہلے السلام علیکم کہنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ مگر یہ جواب بہت ہی بے رخی سے دیتے تھے۔ جس سے نفرت اور حقارت ٹپکتی تھی۔ آخر میں نے بھی ان کے ساتھ اس طرح کی لجاجت کو اپنے وقار کے خلاف سمجھا۔ اور اب میں ان کی طرف چنداں التفات نہیں کرتا۔ اور آئندہ کے لئے خلیفہ کے متعلق فرمایا۔

کہ وقت پر جو خدا کو منظور ہے ہو جائے گا قبل از وقت میں اس سوال کے متعلق بات چیت کرنا گناہ سمجھتا ہوں۔ لاہوری دوست الزام لگایا کرتے تھے۔ کہ آپ نے خود خلیفہ بننے کے لئے بڑی کوشش کی۔ اور کئی طرح کی تدابیر اختیار کیں حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ کوشش تو درکنار۔ آپ اس مسئلہ کے متعلق بات کرنا بھی گناہ سمجھتے تھے۔

## مجلس انصار اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خلیفہ ہونے سے پہلے ایک مجلس انصار اللہ بنائی جس کے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ بھی ممبر تھے۔ میری بڑی خواہش تھی۔ کہ میں بھی ممبر بن جاؤں۔ مگر بعض شرائط ایسی تھیں۔ جن کا پورا کرنا قدرے مشکل تھا۔ ایک ان میں سے یہ تھی۔ کہ درخواست کرنے سے پہلے ایک ہفتہ متواتر استخارہ کیا جائے یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا۔ آخر میں نے مصمم ارادہ کر کے اس شرط کو پورا کیا اور ممبر ہو گیا۔ چنانچہ لاہوری دوستوں کے گمنام ٹریکٹوں۔ اور دوسرے الزاموں کے جواب میں جو انصار اللہ نے جواب دیا۔ اس پر میرے دستخط بھی ہیں۔

## حضرت خلیفہ اول اور جماعت شملہ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ان دنوں بیمار تھے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو لکھا۔ کہ اس قدر لمبا عرصہ آپ کا باہر رہنا میں پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اب آپ واپس آ جائیں۔ چنانچہ جب آپ ۱۹۱۳ء میں شملہ سے واپس گئے۔ تو حضرت مولوی صاحب رضؓ نے اور باتوں کے علاوہ یہ بھی پوچھا۔ کہ شملہ کی جماعت کس طرف ہے ہماری طرف یا خواجہ صاحب کی طرف حضور نے جواب دیا۔ وہ تو کچھ خواجہ صاحب کی طرف جھکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ برکت علی کدھر ہے حضور نے جواب دیا۔ وہ تو ہماری طرف ہے اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں بے شک ہم جانتے تھے۔ وہ ہماری طرف ہوگا۔ کیونکہ وہ بڑا مخلص ہے۔ اس واقعہ کی تصدیق حضرت خلیفۃ ثانی سے ہو سکتی ہے اور اس سے مفصلہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں:۔

۱۔ حضرت مولوی صاحب کو اختلاف کا علم تھا

۲۔ وہ حضرت خلیفۃ ثانی سے متفق تھے۔

۳۔ خواجہ صاحب کے خیالات والوں کو اپنا مخالف جانتے تھے۔

۴۔ ان کا یقین تھا۔ کہ جو احمدی مخلص ہوگا۔ وہ ضرور خواجہ صاحب کے خلاف اور حضرت خلیفۃ ثانی کے ساتھ ہوگا۔

## حضرت خلیفۃ اول کا وصال اور خلافت ثانیہ کی بیعت

اس کے بعد مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے وصال کی خبر بذریعہ تار شملہ میں پہونچی۔ تو جنازہ کے بعد میں نے دوستوں کو سمجھایا۔ کہ ہمیں معلوم ہے۔ جماعت میں اختلاف ہے۔ اور اختلاف کی حالت میں یہ نا ممکن ہے۔ کہ خلیفہ کے انتخاب کے متعلق اتفاق رائے ہو۔ پس ہمیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نمونہ پر قدم مارتے ہوئے اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئیے کہ جدھر کثرت رائے ہو گی۔ ہم ادھر جائیں گے بظاہر معاملہ مولوی محمد علی صاحب۔ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب وغیرہ کے درمیان معلوم ہوتا ہے۔ پس ان میں سے خواہ کوئی ہو جس کی طرف کثرت رائے ہوگی ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ دوستوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ اگلے روز تار موصول ہوا۔ کہ رائے عامہ سے حضرت میاں صاحب خلیفہ منتخب ہو گئے ہیں۔ میں نے اسی وقت دوستوں کے مکانوں پر جا کر بیعت کے لئے دستخط کر لئے۔ جو لوگ لاہوری عمائد کی طرف مائل تھے۔ انہوں نے مخالفت کی۔ مگر میں نے سمجھایا۔ کہ اس وقت تو ہمیں زیادہ حالات معلوم نہیں۔ صرف اتنا جانتے ہیں کہ کثرت رائے حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف ہے جس وقت مخالف تفصیلات آئیں تو ممکن ہے۔ ہم میں سے بعض تردد میں پڑ جائیں۔ اس لئے فوراً بیعت کر لینی چاہیئے۔ آخر بڑی رد و کد کے بعد انہوں نے دستخط کر دیئے۔

## منکرین خلافت کی یورش

دوسرے دن صبح منکرین خلافت کی طرف سے فردی اعلان اور دیگر کاغذات کی بھرمار ہوئی۔ جن میں حضرت صاحبزادہ صاحب (خلیفہ ثانی) کے خلاف لوگوں کو بہت بری طرح مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ چنانچہ کئی دوست مذبذب ہو گئے۔ اور دوڑے دوڑے میرے پاس آئے۔ کہ ابھی بیعت کا خط نہ بھیجنا۔ چنانچہ میں نے وہ خط روک لیا۔ اور جن لوگوں نے شرح صدر سے آپ کی اطاعت قبول کی۔ ان کی طرف سے بیعت کا خط لکھدیا۔

اب جماعت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک خلافت حقہ کے ماننے والے اور دوسرے انکار کرنے والے اور ان دونوں میں خلیفہ کے انتخاب کے متعلق بحث مباحثہ شروع ہو گیا میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ کہ انتخاب صحابہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ پر صحیح ہوا ہے۔ مگر وہ ہمیشہ اصول انتخاب کو نظر انداز کر کے کفر و اسلام کی بحث چھیڑ دیا کرتے تھے۔

## خلافت ثانیہ کی کامیابی

اس تفرقہ کے چند روز بعد غیر مبایعین کی طرف سے لاہور سے ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کے نام۔ جو ابھی تک مخالف تھے۔ تار آیا۔ کہ لاہور میں تمام جماعتوں کے اہل الرائے کے مشورہ سے فیصلہ کیا جائے گا۔ جماعت شملہ کی طرف سے بھی نمائندہ بھیجا جائے میں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں: اور نہ ہمیں جماعت کی طرف سے نمائندہ بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے غیر مبایعین کی اس مجلس شوریٰ میں صرف ساٹھ کے قریب لوگ جمع ہوئے۔ جنہوں نے اپنی طرف سے مختلف مقامات کے لئے چار پانچ خلفاء مقرر کئے۔ مگر خدا کی شان تھوڑے ہی عرصہ میں سب کے سب خلیفے کسی نہ کسی طرح خورد برد ہو گئے۔ اور صرف خلافت حقہ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر کی گئی تھی۔ قائم رہی۔ اور اب تک خدا تعالےٰ کے فضل سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کے ساتھ قائم ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ سوائے اس خلافت حقہ کے جس قدر خلافتیں تھیں۔ وہ سب مٹ گئیں کیونکہ خدا کی غیرت نے نہ چاہا۔ کہ اس کی خلافت حقہ مشتبہ رہے۔

## مولوی عمر دین کی حالت

اسی زمانہ میں مولوی عمر دین صاحب نے اخبار پیغام صلح میں میرے خلاف ایک مضمون شائع کرایا۔ جس میں ظاہر کیا کہ میں نے خدانخواستہ چالاکی سے دوستوں سے بیعت کے دستخط کرائے وغیرہ۔ میں نے اس کا جواب لکھ کر ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کو بھیجا کہ اگر واقعی آپ سلسلہ کے مختلف فرقوں میں صلح کے متمنی ہیں۔ تو پھر میرے جواب کو چھپا دیں۔ مگر انہوں نے نہ چھاپنا تھا نہ چھاپا بلکہ کئی طرح کے بہانوں سے ٹالتے رہے آخر کچھ عرصہ کے بعد کہدیا۔ کہ وہ مضمون گم ہو گیا ہے۔

اس عرصہ میں غیر مبایعین نے کوشش کی کہ جب تک اختلاف کا فیصلہ نہ ہو۔ فریقین میں سے دو امام الصلوٰۃ ہوں جو باری باری جمعہ پڑھائیں جس سے غرض ان کی یہ تھی کہ ان کا امام بہر حال خطبہ میں کوئی نہ کوئی بات اپنے مطلب کی کہہ دیا کرے گا جس سے جماعت میں ان کے خیالات کی بھی تبلیغ ہو جایا کرے گی مگر میں نے اس کی اجازت نہ دی۔

اسی دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے جماعت شملہ کی تربیت کے لئے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو بھیجدیا۔ میں خود بھی کسی بزرگ کو اس غرض کے لئے دارالامان سے بلوانا چاہتا تھا۔ مگر میرا خیال تھا کہ اس وقت لوگ بھڑکے ہوئے ہیں۔ ان کو زیادہ چھیڑنا اچھا نہیں ان کی مخالفت ذرا نرم ہوگی تو دیکھا جائے گا۔ مگر تجربہ نے بتایا۔ کہ میرا خیال غلط تھا۔ خلیفۂ وقت کی فراست نے فیصلہ کر کے جو اسی وقت عالم مختلف مقامات پر جماعت کی اصلاح کے لئے بھیج دیئے۔ وہی تجویز درست اور صحیح تھی۔ کیونکہ جو لوگ اس وقت سنبھل گئے سنبھل گئے۔ اور جو لوگ رہ گئے وہ الا ماشاء اللہ سب ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔

میں نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو بعض ان دوستوں کے پاس ٹھہرایا جو مبایعین سے اختلاف رکھتے تھے چنانچہ ان کی کوشش سے خدا کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں مولوی عمرالدین صاحب اور دیگر کئی دوست راہ راست پر آگئے۔ اور انہوں نے بیعت کر لی۔ مگر جن کے لئے ازل سے ہی یہ سعادت مقدر نہ تھی وہ نہ مانے۔

اس کے بعد مولوی عمرالدین صاحب مبایعین کی طرف سے مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق بحث مباحثہ کرتے رہے۔ اور ایک مباحثہ انہوں نے غیر مبایعین کے ساتھ کیا۔ یہ مباحثہ بہت دیر تک جاری رہا۔ آخر ثالث صاحب نے نبوت کے متعلق فیصلہ صریح طور پر مبایعین کے حق میں کیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ قول فیصل کے نام سے چھپوا دیا گیا ہے۔ مگر مسئلہ کفر کے متعلق وہ قدرے غیر مبایعین کی رعایت کر گئے۔ حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ کفر نبوت کے انکار کا نتیجہ ہے۔

مگر مولوی عمرالدین صاحب کی طبیعت میں حد درجہ بحث مباحثہ میں مشغولیت کی وجہ سے ایک قسم کی رعونت اور خود پسندی پیدا ہو گئی۔ اور ان کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز سے گفتگو بھی بعض اوقات بحث کا رنگ اختیار کر لیتی تھی۔ جس سے ان کے دل میں زنگ لگنا شروع ہوا۔ اور حضور کا احترام ان کے دل سے جاتا رہا۔ چنانچہ نظام سلسلہ کی پروا نہ کرتے ہوئے جماعت میں حضور کے خیالات کے خلاف اشاعت کرنے لگ گئے۔ یہاں تک کہ بعض معاملات میں حضور کے حکم کی صریح نافرمانی کے مرتکب ہوئے۔ آخر حضور نے چار پانچ سال کے انتظار کے بعد جب ان کی طرف سے اصلاح کی امید نہ رہی۔ تو ان کو جماعت سے خارج کر دیا۔ مولوی صاحب کو خیال تھا۔ کہ بعض لوگ ان کے ہم خیال ہیں بلکہ ایک موقعہ پر انہوں نے مجھ سے کہہ بھی دیا تھا۔ کہ یہ مت سمجھو۔ کہ میں جماعت سے نکلوں گا تو اکیلا نکلوں گا بلکہ میرے ساتھ جماعت کا ایک حصہ ہوگا۔ مگر اخراج کے بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ جماعت کو حضور کے ساتھ حد درجہ کی وابستگی ہے۔ اور ان کا یہ خیال ایک خیال باطل تھا۔ اور محض وہم تھا۔ کیونکہ اخراج کے بعد کسی نے انہیں پوچھا تک نہیں۔ کہ تم کون ہو۔ اور جماعت نے اس طرح انہیں متروک کر دیا۔ کہ گویا وہ جماعت میں کبھی تھے ہی نہیں وہ پہلے جماعت کے ساتھ ملتے رہے اور نمازیں بھی جماعت کے ساتھ پڑھتے رہے۔ آخر جب دیکھا۔ کہ اب جماعت میں ان کی کوئی عزت و توقیر نہیں۔ اور کوئی انہیں مونہہ نہیں لگاتا۔ تو انہوں نے غیر مبایعین کے گروہ کی طرف توجہ کی۔ اور ان کے سردار مولوی محمد علی صاحب کو لکھا۔ کہ مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق میرا آپ سے اختلاف ہے۔ کیا آپ مجھے اس صورت میں بھی اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا تشریف لائیے چنانچہ اب وہ غیر مبایعین کے اول درجہ کے مبلغ ہیں۔ اور اپنے پہلے اعتقادات کے خلاف غیر مبایعین کے خیالات کی تبلیغ کرتے ہیں۔ مجھے اس پر کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ ناظرین ...

جو خود غور کر سکتے ہیں۔ کہ کبر و خود پسندی اور نیز لالچ دنیا انسان کو کہاں سے کہاں پہونچا دیتے ہیں ؛

# تنازعات و شکایات کے متعلق کارروائی کرنے کے لئے اصولی ہدایات

از جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت

تربیت کی شاخ کے ماتحت نظارت ہذا کا ایک فرض یہ ہے۔ کہ احمدیوں میں جو باہمی تنازعات اور شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ان کا سدّ باب کرے۔ اس معاملہ میں نظارت ہذا اور نظارت امور عامہ کے دائرہ عمل کی حدود آپس میں ملتی ہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں یہ امتیاز مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں معاملہ نظارت تعلیم و تربیت کے دائرہ میں آتا ہے۔ یا نظارت امور عامہ کے دائرہ میں اس کے متعلق اصول یہ ہے۔ کہ نظارت تعلیم و تربیت کا کام صرف اس حد تک ہے۔ کہ احمدیوں کے باہمی تعلقات میں تنازعات کے پیدا ہونے کو روکا جائے۔ اور لوگوں کی اس رنگ میں تربیت کی جائے۔ کہ حتی الوسع تنازعات پیدا ہی نہ ہوں۔ اور اگر کوئی تنازعہ یا اختلاف پیدا ہو جائے۔ تو خود فریقین یا ان کے ساتھ ملنے والے دوست آسانی اور خوش اسلوبی کے ساتھ بتراضیٔ فریقین اسے سلجھالیں۔ اور جھگڑے میں مناقشہ کی صورت پیدا نہ ہو۔ اور امور عامہ کا یہ کام ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے اور اسے فریقین خود باہم محبت و نرمی کے ساتھ نہ سلجھا سکیں۔ اور ہمسایوں وغیرہ کے بیچ بچاؤ سے بھی وہ خوش اسلوبی کے ساتھ طے نہ ہو۔ تو محکمانہ طور پر کسی کو ثالث مقرر کر کے یا اپنے کسی کارکن کی مدد سے اس کا فیصلہ کرایا جائے۔ اور اگر اس طرح بھی وہ طے نہ ہو۔ تو پھر اس کے آگے محکمہ قضا کا دائرہ شروع ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نظارت تعلیم و تربیت کا کام دراصل سدّ باب کا ہے۔ جسے انگریزی میں (prevention) کہتے ہیں اور جب علاج یعنی (Cure) کا دائرہ شروع ہوتا ہے۔ تو پھر نظارت ہذا کا کام ایک ابتدائی سعی تک محدود رہتا ہے۔ اور اصل دائرہ نظارت امور عامہ کا شروع ہو جاتا ہے

# "الفضل" کا جوبلی نمبر مفت حاصل کیجئے

"الفضل" کا جوبلی نمبر جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک کے متعلق بیش بہا مضامین اور ایمان افروز مضامین کا مرقع ہے۔ اور جس میں تین درجن کے قریب فوٹو بھی ہیں۔ ان احباب کو مفت دیا جائے گا۔ جو "الفضل" کے مستقل خریدار بنیں گے۔ جو احباب "جوبلی نمبر" مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آج ہی قیمت ارسال کر کے یا وی۔پی کی اجازت دے کر "الفضل" کے خریدار بن جائیں ؛

"الفضل" کا جوبلی نمبر غیر احمدی اور غیر مبایع اصحاب میں تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ جو اصحاب ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے متعدد پرچے منگائیں گے ان سے نصف قیمت یعنی چار آنے فی پرچہ علاوہ محصولڈاک لی جائے گی ؛

منیجر الفضل

اعتراضات کے جواب

# نظارت بیت المال کا امانت فنڈ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب نے نظارت بیت المال کے امانت فنڈ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ امانت میں کسی قسم کا تصرف جائز نہیں۔ لیکن مرکز اسے اپنے استعمال میں لاتے ہوئے اس میں تصرف کرتا ہے۔ اس لئے غصب اور خیانت کا مرتکب ہوتا ہے ہاں قرض لی ہوئی رقم میں تصرف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن مرکز قرض نہیں لیتا۔ اس لئے یا تو قرض کو امانت کا نام دیا جا رہا ہے۔ یا پھر امانت میں خیانت ہو رہی ہے۔

مولوی صاحب کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ان کے سامنے مفصل طور پر وہ فقہی اصطلاحات پیش کی گئی تھیں۔ جن کے ماتحت ایک شخص کی مملوکہ چیز دوسرے کے پاس چلی جاتی ہے۔ اور دوسرے کو اسے مختلف صورتوں میں واپس کرنا پڑتا ہے۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ فقہی اصطلاحات کی رو سے یہ رقم قرض۔ عاریت۔ اور ودیعت میں شامل نہیں۔ اور امانت کا لفظ اپنے وسیع معنوں کے لحاظ سے صرف ذمہ واری پر بھی بولا جاتا ہے۔

اس کے جواب میں مولوی صاحب نے اپنے اخبار ۲۹ جنوری میں اپنی غلطی پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے مضمون کے تین حصے کئے ہیں۔ پہلے حصہ میں تو جیب کو کہا ہے۔ دوسرے حصہ میں جوابی مضمون کے بزعم خود نقائص گنائے ہیں۔ اور آخر میں دو حوالہ جات پیش کرتے ہوئے اپنے اعتراض کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے جن میں سے ایک حوالہ ہدایہ کتاب الودیعۃ کے حاشیہ سے پیش کیا ہے۔ حالانکہ مولوی صاحب کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ کسی مستند کتاب سے کوئی حوالہ پیش کرتے۔ جس طرح جوابی مضمون میں مستند کتب سے حوالہ جات پیش کئے گئے تھے۔

مولوی صاحب نے جوابی مضمون کے دو نقائص نکالے ہیں۔ ایک یہ کہ اصطلاحات کو پیش کرتے ہوئے حوالہ جات نہیں دئیے گئے دوم، امانت عام ہے۔ اور اس کا مادہ اشتقاق نہیں بتایا گیا۔ پہلی بات کے متعلق تو صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ تمام اصطلاحوں کے متعلق مستند کتابوں کے حوالے دے دئیے گئے ہیں۔ البتہ صفحات کے نمبر نہیں دئیے گئے تھے۔ کیونکہ ان کتابوں سے ان حوالوں کا ملنا کچھ مشکل نہ تھا۔ پھر جب یہ بتا دیا گیا تھا۔ کہ امانت عام ہے اور باقی اصطلاحیں خاص اور امانت ان پر اور ان کے علاوہ دوسرے معنوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ تو مادہ اشتقاق کا بیان کرنا شاید مولوی صاحب کے نزدیک باقی رہ گیا ہو۔

اب جن حوالہ جات کو مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ ان کی تحقیق کی جاتی ہے۔ مولوی صاحب نے مستند کتب کے حوالوں کے مقابل ہدایہ کی کتاب کے ایک حاشیہ سے مندرجہ ذیل حوالہ پیش کیا ہے۔ الودیعۃ خاصۃ والامانۃ عامۃ فان الودیعۃ ھی المستحفظ قصداً والامانۃ ھی الشیٔ الذی وقع فی یدہ وان کان من غیر قصد یعنی ودیعت خاص اور امانت عام ہے اور پھر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ امانت اور ودیعت ایک ہی ہیں۔ اور پھر اس پر بنیاد رکھتے ہوئے دوسرا حوالہ بیان کیا ہے۔ کہ جب امانت اور ودیعت ایک ہوئیں۔ تو فقہا نے لکھا ہے ان خلطھا المودع بمالہ حتی لا تتمیز ضمنھا۔ کہ اگر امین ودیعت کے مال کو اپنے مال میں ملائے۔ تو اس کا ذمہ دار ہو جائے گا۔ جوابی مضمون میں مستند کتب کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ وہ رقم جو بیت المال میں جمع ہوتی ہے۔ کسی صورت میں فقہی اصطلاحات قرض عاریت اور ودیعت میں نہیں آتی ہاں امانت اپنے وسیع معنوں کے لحاظ سے ذمہ واری پر بھی بولا جاتا ہے۔ اس پر مولوی صاحب نے یہ لکھا ہے کہ یہ بحث کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ صرف امانت پر ہی بحث کرنی چاہیئے تھی مگر یہ بات اس لئے بیان کی گئی تھی۔ کہ مولوی صاحب جیسے لوگ امانت اور ودیعت کو ایک ہی سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ امانت عام ہے۔ اور ودیعت۔ خاص۔ قرض۔ عاریت ودیعت بھی امانتیں ہیں۔ جن کو مختلف صورتوں میں ان کے مالکوں کو واپس کرنا پڑتا ہے لیکن اس کے علاوہ امانت کا اور بھی مفہوم ہے۔ جس میں ذمہ واری مراد لی جاتی ہے جیسا کہ اہل لغت اور مفسرین نے مراد لی ہوئی ہے ہدایہ کے حاشیہ سے یہ مطلب نکالنا۔ کہ امانت اور ودیعت ایک ہیں۔ اور امانت کا لفظ اس کے علاوہ کسی اور مفہوم پر نہیں بولا جاتا درست نہیں۔ کیونکہ امانت لفظ جب عام ہوا۔ تو اس میں ودیعت بھی آئے گی۔ اسی لئے ہدایہ کتاب الودیعۃ کے متن میں ودیعت کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ الودیعۃ امانۃ فی ید المودع اذا ھلکت لم یضمنھا۔ کہ ودیعت امانت کی ایک صورت ہے۔ یعنی جیسے کسی چیز کی تعریف جنس اور فصل سے ہوتی ہے۔ اسی طرح ودیعت کی تعریف کی گئی ہے۔ اور جنس اور معرف ایک نہیں ہوتا۔ بلکہ جنس عام ہوتی ہے۔ اسی واسطے ودیعت جو خاص تھی اس کی تعریف عام سے کی گئی۔ پس امانت اور ودیعت ایک نہیں۔ اور اگر امانت اور ودیعت کو ایک قرار دیا جائے جیسا کہ مولوی صاحب نے استدلال کیا ہے۔ تو متن کی تعریف غلط قرار دی جائے گی۔ اور یوں کہنا پڑے گا۔ کہ حاشیہ لکھنے والے نے متن کے خلاف حاشیہ لکھ دیا۔

حالانکہ یہ درست نہیں۔ حاشیہ میں تو صرف بیان کیا گیا ہے کہ ودیعت خاص ہے اور امانت عام۔ کیونکہ ودیعت میں قصداً ہوتا ہے۔ اور امانت خواہ قصداً ہو یا غیر قصداً۔ علاوہ ازیں صاحب حاشیہ نے یہ کہاں کہا ہے کہ غیر قصداً جو چیز رکھی جائے اس پر صرف امانت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور پر نہیں۔ بلکہ انہوں نے صرف یہ استدلال کیا ہے۔ کہ ودیعت اور امانت میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ پس مولوی صاحب کا یہ مطلب نکالنا کہ امانت اور ودیعت ایک ہیں بالکل بے جوڑ ہے۔

مولوی صاحب کا اصل اعتراض یہ تھا کہ رقم جو امانت میں لی جاتی ہے یا تو وہ قرض ہے اور امانت نہیں ورنہ پھر اس میں تصرف کرتے خیانت کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اس کے جواب پر مولوی صاحب بجائے اس کے مستند کتابوں سے یہ ثابت کرتے کہ یہ رقم قرض ہے یا امانت کو اس طرح اپنے مال میں ملانے سے خیانت کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اپنے اصل اعتراض کو چھوڑ کر اب اور طرف آگئے ہیں چنانچہ ان خلطھا المودع بمالہ ضمنھا کو پیش کرتے ہوئے اس سے یہ مطلب نکالتے ہیں کہ امین اگر امانت کو اپنے مال میں ملا لے تو اس کا ذمہ وار ہو گا۔ حالانکہ یہ حوالہ ان کے اعتراض کو رد کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ حکم ہی ودیعت کے متعلق ہے۔ اور جیسا کہ پہلے مضمون میں تصریح کی گئی تھی۔ ودیعت اور امانت دو الگ چیزیں ہیں۔

مولوی صاحب کا تو یہ دعویٰ تھا کہ امانت کے مال کو اپنے مال میں ملانے سے خیانت کا ارتکاب ہوتا ہے اور یہی ان کا اعتراض تھا۔ مگر جیسا کہ وہ ودیعت اور امانت کو ایک سمجھ رہے تھے۔ اور ودیعت کے مطابق امانت پر بھی حکم چسپاں کر رہے تھے۔ امانت اور ودیعت کو ایک ہی مان لیا جائے تو بھی ان کے اعتراض کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے کیونکہ فقہ والے تو یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر امین ودیعت کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملائے تو امین اس کا ذمہ دار ہو گا۔ لیکن مولوی صاحب یہ فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ ودیعت کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملانے سے خیانت کا ارتکاب ہوتا ہے۔ شاید مولوی صاحب کی خیانت سے یہ مراد ہو کہ اس کو عند الطلب ادا کرنا پڑے گا۔ مگر اس بات کی تصریح کر دی گئی تھی۔ کہ بیت المال عند الطلب ادا کر دیتا ہے۔ پس یہ حوالہ خود مولوی صاحب کے خلاف ہے۔ خاکسار۔ نور الحق مولوی فاضل قادیان

# مجلس خدام الاحمدیہ کی رپورٹ مساعی بابت ماہ اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۳۹ء

**اجلاس :-** مجلس عاملہ مرکزیہ کے عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں حضرت امیر المومنین کی خدمت میں جوبلی کے موقعہ پر عہد پیش کرنے کے معاملہ پر غور ہوا۔ دوسرے میں خدام الاحمدیہ خلافت جوبلی سب کمیٹی بنائی گئی۔ اور قادیان میں مشقت کے کام کو زیادہ باقاعدہ بنانے کے ذرائع سوچے گئے۔ تیسرے اجلاس میں زعمائے حلقہ کو بلایا گیا۔ اور کام کے متعلق مشکلات کا حل سوچا گیا۔ چوتھے اجلاس میں صدر محترم و نائب صدر ہر دو کی عدم موجودگی کی وجہ سے قائم مقام صدر کا انتخاب کیا گیا اور پانچویں اجلاس میں سالانہ اجتماع کا پروگرام وضع کیا گیا۔

**سالانہ اجتماع :-** خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس کا سالانہ اجتماع اس دفعہ کامیاب تھا۔ مجالس اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ شریک ہوئیں۔ پہلے اجلاس میں جو صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس کی زیر صدارت ہوا۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز۔ پیر صلاح الدین صاحب اور مولوی قمر الدین صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ صدر محترم نے نہایت ہی مفید ہدایات دیں۔ اس اجلاس میں صدر و سکرٹری کا انتخاب ہوا۔ دوسرے اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر ہوئی جس میں حضور نے خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے بعض حصوں پر روشنی ڈالی۔

**ماہوار جلسے :-** مجلس کے دو ماہوار جلسے ہوئے۔ جن میں خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے متعلق تقاریر کے علاوہ ماہ اگست اور ستمبر کی رپورٹیں سنائی گئیں۔

**غیر معمولی اجلاس :-** ۷ دسمبر کو مجلس عاملہ مرکزیہ اور مجالس عاملہ حلقہ ہائے قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں صدر و سکرٹری کے انتخاب کے لئے دو دو ناموں کی تعیین کی گئی۔

**وقار عمل :-** اس عرصہ میں ایک دفعہ قادیان کے تمام احباب کو ال کرہا تھ سے مشقت کا کام کرنے کی دعوت دی گئی خدا کے فضل سے صبح دس بجے سے دو بجے تک نہایت ہی عمدہ کام ہوا۔ قریباً نصف میل لمبی سڑک تیار کی گئی۔

**دار الشیوخ :-** مجلس کے زیر انتظام دار الشیوخ کے لئے بعض محلوں سے آٹا جمع کرنے کا کام جاری ہے۔ جو خدا کے فضل سے اس عرصہ میں خوش اسلوبی کے ساتھ دار الرحمت - دار الفضل - دار البرکات اور دار الانوار میں جاری رہا۔

**مردم شماری :-** اس عرصہ میں سارے قادیان کے ذکور کی جو پانچ سال سے اوپر ہیں۔ مردم شماری کرائی گئی۔

**انتظامات جلسہ سالانہ میں تعاون :-** ناظر صاحب ضیافت سے تعاون کرتے ہوئے قادیان کے تمام مکانوں کی فہرست متعلقہ معلومات کے ساتھ تیار کر کے پیش کی گئی۔

**ورزشی مقابلہ :-** ۸ دسمبر ۳۹ء کو مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام مختلف کھیلوں مثلاً دوڑنا - سائیکل ریس - نشانہ غلیل گینہ پھینکنا - گولہ پھینکنا - وغیرہ کا مقابلہ کرایا گیا۔ جس میں اراکین مجلس نے نہایت دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔ ہر کھیل میں اول و دوم رہنے والوں کو مرکز کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔

**تعلیم ناخواندگان :-** عرصہ زیر رپورٹ میں ناخواندگان کا امتحان لیا گیا۔ جس میں ۱۹۵ اصحاب مقررہ کورس ختم کر کے کامیاب ہوئے۔ بقیہ ۲۶۰ ہیں۔ جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے اپنے کورس کو جلد ہی ختم کرنے والے ہیں۔

**خط و کتابت :-** عرصہ زیر رپورٹ میں خط و کتابت کی تفصیل حسب ذیل ہے

| | |
|---|---|
| آمد مقامی | ۸۸۴ |
| روانگی " | ۱۱۱۸ |
| آمد بیرون | ۴۷۹ |
| روانگی بیرون | ۵۷۹ |

## مجالس قادیان

مجالس قادیان خدا کے فضل سے خدام الاحمدیہ کے پروگرام پر حتی الوسع عمل پیرا رہیں جو جو نقائص اس سلسلہ میں پیدا ہوتے ان کی طرف وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی رہی اور آئندہ سال میں خاص طور پر اس طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ سال میں بہت ہی بہتر نتائج نکلنے کی توقع ہے۔

## بیرونی مجالس

**جہلم :-** تعلیم ناخواندگان کا کام تمام مجالس سے ممتاز ہے۔ یہاں اس وقت ۱۳۱ افراد زیر تعلیم ہیں۔ جن کو ۱۲ خدام الاحمدیہ پڑھا رہے ہیں۔ تلقین پابندی نماز - بیمار پرسی - خدمت خلق کے پروگرام پر عمل کرنے کے علاوہ روزانہ گتکا کھیلا جاتا رہا۔ انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی - تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ ایک اجلاس میں نائب صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی تقریر کرائی گئی۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ جس کی تربیت کے لئے مربیان محنت سے کام کر رہے ہیں۔ ایک مسجد کو جو احمدیوں کے ہاتھ سے جا رہی تھی محفوظ کیا گیا۔ اور اس کی صفائی وغیرہ بھی کی گئی

**لودہراں :-** عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۸ بیماریوں کی عیادت کی گئی۔ ۸ کی تیمارداری کی گئی۔ ۲۱ مسافروں کی بصورت نقدی امداد کی گئی۔ ۱۵ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۱۳ مسافروں کو رستہ بتایا گیا۔ انفرادی تبلیغ اور پابندی نماز کی تلقین کی گئی۔

**سیالکوٹ چھاؤنی :-** خدمت خلق اور تلقین پابندی نماز کی گئی۔ صحت جسمانی کے لئے کھیلیں جاری ہیں۔ مجلس اطفال قائم ہے۔

**سامانہ :-** مسجد کی صفائی اور راستوں کی درستی کی گئی۔ پودے لگائے گئے۔ مکانوں پر جا کر نمازوں کے لئے جگایا جاتا رہا۔ خدمت خلق کے سلسلہ میں کام ہوتا رہا انفرادی تبلیغ کی گئی۔ تربیتی اجلاس منعقد ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا جاتا رہا۔

**عارف والہ :-** خدمت خلق - تبلیغ اور ورزش کے متعلق انفرادی طور پر کام ہوتا رہا۔

**چک ۳۳۲ :-** مسجد کی صفائی کی گئی اور دیوار بنانے کے لئے ممبران مٹی اٹھواتے رہے۔ بیمار پرسی کی جاتی رہی نماز کے لئے احباب کو جگایا جاتا رہا۔ ایک نادار کو کام مہیا کر کے دیا گیا۔

**دنیا پور ضلع ملتان :-** گلیوں کی صفائی کی جاتی رہی۔ مسافروں کی مدد کی جاتی رہی ورزش بھی کی جاتی رہی۔ پابندی نماز کی تلقین کی گئی۔ ایک نعش کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ کشتی نوح کا درس دیا جاتا رہا۔

**دہلی :-** آٹھ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ ایک خاص علاقہ مقرر کر کے اس میں تبلیغ کی گئی۔ ماتحتی سلسلہ پابندی نماز کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا۔ ایک شادی پر خدام نے مدد دی۔ ایک نووارد احمدی کے لئے مکان کی تلاش کی گئی۔ سیرت النبی کے جلسہ کے جملہ انتظامات کئے گئے

**ہیبل چک** میں سکھوں کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔ روزانہ درس قرآن دیا جاتا رہا۔ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ اور راستوں کو صاف کیا گیا۔ بچوں کی تربیت کے لئے کوشش کی جاتی رہی۔

**ملتان :-** مسجد کی چھت کی لپائی اور مسجد کی صفائی اور سفیدی کی گئی۔ صحن درست کیا گیا۔ ایک غریب احمدی کے مکان کو جو خستہ حالت میں تھا۔ درست کیا گیا۔ سٹیشن پر مسافروں کو پانی پلایا جاتا رہا سات بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے۔

**اوراکجا گوکھٹی :-** عام گذرگاہ پر متعدد گڑھے پُر کئے گئے۔ جن میں اندازاً ۸۵۶ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ مسجد اور نالیوں کی صفائی کی گئی۔ ساٹھ مریضوں کے لئے مفت دوائی مہیا کی گئی۔ انفرادی تبلیغ جاری رہی۔ اراکین مجلس کے ساتھ کبڈی کے مقابلوں کا انتظام ہوتا رہا۔

**کھاریاں :-** بیماروں کی تیمارداری

کی گئی۔ ممبروں کو معلومات عامہ مہیا کرنے کے لئے روزانہ خبریں سنائی جاتی رہیں۔ خدمت خلق کے پروگرام پر حتی الوسع عمل کیا گیا۔

**مونگ** مسجد کے صحن اور ملحقہ غسل خانہ کی صفائی کی جاتی رہی۔ نالیاں صاف کی گئیں۔ بیمار پرسی اور خدمت مسافران کا اہتمام رہا۔ تبلیغ بذریعہ وفود کا سلسلہ جاری رہا۔ ممبران ورزش کرتے رہے۔

**امرتسر** ہر ہفتہ مسجد کی صفائی کی گئی۔ بیماروں کی تیمارداری کے علاوہ بعض لوگوں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ خدام کے پانچ حلقے بنائے گئے ہیں۔ جن میں مقررہ پروگرام پر حتی الوسع عمل کیا جا رہا ہے۔

**چک ۳۳ جنوبی سرگودھا**۔ بیمار پرسی کی گئی۔ ایک غیر احمدی کی لڑکی کی شادی پر انتظام میں مدد دی گئی۔

**شروعہ ضلع ہوشیارپور**۔ گلیوں کو درست کیا گیا۔ اور مسجد کی صفائی کی گئی ممبران نماز کے لئے احباب کو جگا کر لاتے رہے۔ اب خدا کے فضل سے تمام احباب جماعت نماز میں آتے ہیں۔ بیوگان کے لئے ایندھن مہیا کیا گیا۔ تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے۔

**کریم پور** میں اطفال کی تعلیم کے لئے خاص کوشش رہی۔ نمازوں میں حاضری لی جاتی رہی۔

**کریام**۔ گلی کوچوں اور مسجد کی صفائی کی گئی۔ تعلیم ناخواندگان کا کام محنت کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ پڑھنے والوں میں غیر احمدی ہندو اور چمار بھی شامل ہیں۔ نائب صدر صاحب کی تقریر کا انتظام کیا گیا۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ اور کام کر رہی ہے۔

**بنگہ** میں بھی تعلیم ناخواندگان کا اچھا انتظام ہے۔ بارہ طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ وقار عمل کے سلسلہ میں ایک مٹی کا چبوترا بنایا گیا۔ کشتی نوح کا درس ہوتا رہا۔ ایک مریض کی بیمار پرسی اور ایک میت کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیا گیا۔ تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے۔

**تلونڈی جھنگلاں** ایک کوئیں کو جو ناقابل استعمال ہو چکا تھا۔ کھود کر دوبارہ ٹھیک کیا گیا۔

**لائل پور** میں مسجد کی صفائی کی گئی ایک زخمی کو ہسپتال میں داخل کرا کر اس کی نگہداشت کی گئی۔ انفرادی تبلیغ ہوتی رہی۔

**گوجرانوالہ** میں مسجد میں وضو کی جگہ صاف کی گئی۔ اہل محلہ کو سودا سلف لا کر دیا جاتا رہا۔ تبلیغ اہتمام کے ساتھ کی جاتی رہی۔ مجلس اطفال کی تربیت کا انتظام کیا گیا۔ مسجد میں سفیدی کرائی گئی۔

**لدھیانہ** میں خدمت خلق اور تبلیغ کے پروگرام پر عمل کیا گیا۔

**سنگرور**۔ خدمت غرباء و مسافران و بیوگان کی گئی۔

**کالاباغ** میں دو مسجدوں کی صفائی کی گئی۔ تین مریضوں کی تیمارداری کی گئی اور ان کو اپنے پاس سے دوائی مہیا کی گئی۔ تبلیغ کے لئے خاص طور پر کوشش کی جاتی رہی۔

**احمد آباد سندھ** میں مسافروں کو کھانا کھلایا گیا اور بیمار پرسی کی گئی۔

**محمود آباد سندھ** خدام الاحمدیہ نے قحط زدہ لوگوں کے لئے ۹ بوری گندم وزنی ½۲۲ من جو قریباً نوے روپے کی بنتی ہے۔ مہیا کی گئی۔

**محمد آباد سندھ** مسجد کی صفائی کی گئی۔ درختوں کی نالیاں بنائی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا درس ہوتا رہا۔

**کمال ڈیرہ سندھ** مسجد کی صفائی ہوتی رہی۔

**نواب شاہ** میں بھی مسجد کی صفائی کی گئی باغ کو پانی دیا گیا۔ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ تبلیغ کی جاتی رہی۔

**ناصر آباد سندھ** میں ایک نئی مسجد بن رہی ہے۔ اراکین اس میں بھرتی ڈالتے رہے۔

**کیرنگ** اڑیسہ میں انجمن کے دفتر کی مرمت کے لئے اراکین مٹی اٹھا کر لاتے رہے۔ مقامی مدرسہ احمدیہ کے فنڈز کے لئے حسب معمول چاول اکٹھے کئے گئے۔ منظم تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔

**کلکتہ** میں یوم النبی اور جلسہ پیشوایان مذاہب کے جملہ انتظامات خدام الاحمدیہ نے سرانجام دیئے۔ بیماروں کی تیمارداری ہوتی رہی۔ خدمت کے پروگرام پر سرگرمی سے عمل ہوتا رہا۔ متعدد احباب کو تبلیغ کی گئی۔

**برہمن بڑیہ** کی مجلس بہت سے حلقوں پر مشتمل ہے۔ جن میں بفضلہ نہایت اچھی طرح کام ہوتا رہا۔ برہمن بڑیہ میں مسجد کے صحن کو، نشانی میں ایک راستہ کو احمدی پاڑا میں ڈھاب کو اور گھاتورا میں ایک راستہ کو درست کیا گیا۔ گھاتورا میں ایک بورڈ سکول کو مرمت کیا گیا۔ ۵۳ اشخاص کو تلقین پابندی نماز کی گئی۔ ۲۲ مریضوں اور ۲۷ بیوگان کی خبرگیری کی گئی۔ ۱۳۹ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ ایک ہندو بچی کو جو ڈوب رہی تھی بچایا گیا۔ ایک غیر احمدی کی تجہیز و تکفین کی گئی

**حیدر آباد دکن**۔ ہاتھ کے کام کے لئے ہفتہ وار اجتماع ہوتے رہے جن میں احمدیہ قبرستان اور مسجد کی صفائی کی گئی

ممبروں کو پریڈ اور ورزش کرائی گئی۔ قرآن اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس ہوتا رہا۔

**سکندر آباد دکن** میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ اراکین مجلس کو ڈرل کرائی گئی۔ تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے۔

**سونگھڑہ ضلع کٹک**۔ راستے صاف کئے گئے۔ کئی مریضوں کو دوائی مفت دی گئی۔ لٹریچر کے ذریعہ خاص طور پر تبلیغ کی گئی دو دفعہ اجتماعی کام ہوا۔ تعلیم ناخواندگان کا سلسلہ جاری رہا۔

**مونگھیر** میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ اراکین کے کھیلنے کے لئے گراؤنڈ بنائی گئی۔ بیماروں کی عیادت ہوتی رہی۔ انفرادی تبلیغ جاری ہے۔ بعض غرباء کی نقدی سے امداد کی گئی۔ خدمت خلق کے پروگرام پر عمل کیا گیا۔

**جمشید پور** کی مجلس نے قریباً ۲۹ مواقع پر خدمت خلق کے سلسلہ میں کام کیا۔ ہفتہ واری اجتماع وقار عمل کیلئے منعقد ہوتے رہے جس میں تین تین گھنٹے کام کیا گیا۔ قائد صاحب باقاعدہ درس القرآن دیتے رہے۔

جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

## مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع

تمام بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی جملہ خط و کتابت میں سن ہجری شمسی کی تاریخ استعمال کیا کریں۔ ۴ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش سے مجلس کی تاریخ حیات کا تیسرا سال شروع ہوتا ہے۔ نئے سال سے اس ہدایت کی پابندی ضروری ہے۔

جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ



## ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ایک ٹرینڈ جے۔ وی مخلص احمدی مدرس کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں فوراً ہیڈ ماسٹر صاحب کو بھجوا دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت